بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۷ نمبر ۵

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

یکم مارچ ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۲ مطابق ۳ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین
اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

کلجگ کے کلنکی اوتار کی آمد کا مژدہ ۳-۱۱

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت از روئے بائیبل ۱۱-۱۳

سکھ مذہب اور اسلام پرگنہ بٹالہ کا گرو ۱۳-۱۵

ہندو دھرم میں عورت کی پابندی ۱۵-۱۷

اسلام میں عورت کا درجہ ۱۷-۱۸

اسلام خالق فطرت کا مذہب ۱۸-۱۹

اسلام کی خصوصیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود آچکا

رسالہ نیرنگ اکتوبر میں ایک نظم نکلی جس کا ایک مصرعہ تھا۔ ع

دُعا کا وقت ہے قابل دُعا مانگو یہی حق ہے ہدایت کیلئے اب "مہدیِ دوران" پیدا کر

ذیل کی نظم انہیں جذبات واحساسات کی تسکین کے لئے لکھی گئی ہے۔ شمیم

اے دلِ مضطر! بتا ہے کیوں مرقع یاس کا؟ آ! دکھاؤں میں تجھے رستہ امیدّ و آس کا

آسماں کو دیکھتا ہے کیوں نگاہِ درد سے ولولے پامال کیوں کرتا ہے آہِ سرد سے

وقفِ آہِ آتشیں تو زندگی کرتا ہے کیوں! دامنِ امیدّ کے پرزے کئے دیتا ہے کیوں!

کیوں دلِ مشتاق کو مایوس یوں کرتا ہے تو ارتقائے روح کو معکوس کیوں کرتا ہے تُو

عہد و پیمانِ الٰہی پر ہے گر تیرا یقین!! انتظارِ "مہدیِ دوران" میں ہے اندوہگین

آ تری کشتی امیدّوں کی، کنارے دوں لگا ناامیدی کے تھپیڑوں سے تجھے میں دوں بچا

"مہدیِ دوران" ہو مبعوث کرتا ہے دُعا آ! دعاؤں کا تری حاصل، تجھے میں دوں دکھا

پھر رہا تو کیوں ہے سرگرداں، اور منزل سے دور قادیاں میں دیکھ آکر، پرتوِ حق کا ظہور!

تیرا میدانِ تفکر ہے یہ ہے بے آب وگیاہ! ہوش کر غافل، تجھے کردے گا یہ آخر تباہ

بے خودی ایسی ہے چھائی سوجھتا تجھکو نہیں ہوگئی آدھی صدی اب تک کوئی آیا نہیں

"مہدیِ موعود" کا ختم صدی پر تھا قرار! ہو چکی آدھی صدی کس کا ہے تجھکو انتظار

قول اور اقرار ایزد تو خطا ہوتے نہیں قلب ناداں پر ہی یہ اسرار وا ہوتے نہیں

سُن! دُعائے مہدیِ دوراں تو اب بے سود ہے آگیا وقت نزولِ مہدیِ موعود ہے!

اپنی اُمیدوں کو اُس دامن سے وابستہ کرو کامرانی کے گلوں سے تاکہ پھر دامن بھرو

"اُمتِ مرحوم" کہہ کہہ گریہ رونا ہے فضول

جس نے آنا تھا شمیمؔ ہو چکا اسکا نزول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۳ء

کلجگ کے کلگی اوتار کی آمد کا مژدہ

یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانِر بھوتی بھارت
ابھیُتھانم دھرمسیہ تدا تمانم سرجامیہم
(گیتا)

میں آج اپنی ہندو بہنوں اور بھائیوں کو اس مقدس کلام ربانی کیطرف محبت بھرے دل کے ساتھ مگر پرزور الفاظ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ یہ وہ پاک کلام ہے۔ جو آج سے چند ہزار برس پیشتر آریہ ورت (ہندوستان) کے ایک مقدس نبی کے ذریعہ خداوند عالمین نے اپنے بندوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔ اور اس ایشور بانی کا پرکاش (اظہار) ایسے زمانہ میں ہوا جبکہ ظلمت وجہالت تمام ملک پر پورے طور سے اپنا قبضہ واقتدار جمائے ہوئے تھی۔ کفر ونفاق بیدینی وبدچلنی کا زور تھا حرص وہوا کے پتلے اپنی مقصد براری کے لئے جائز وناجائز وسائل عمل میں لاتے ہوئے کسی قسم کا باک نہ رکھتے تھے فسق وفجور کفر وعصیان کا دریا نہیں نہیں بلکہ سمندر ملک کے ایک سرے سے دوسرے تک طوفان خیز دکھائی دیتا تھا۔ عالم وجاہل۔ خواندہ وناخواندہ۔ امیر وغریب۔ رعایا اور بادشاہ الغرض سب کے سب ادہرم اور بیدینی کے موجزن مہاساگر میں غوطہ زن تھے۔ اس حالت کو دیکھکر الٰہی غیرت نے جوش مارا اور اس نے اپنے نور کا ایک مظہر بنا کر دنیا میں بھیجا تا وہ اس ضلالت وجہالت کی ظلمت کو توحید کے روشن براہین سے کافور کرے۔ اور دنیا والوں کو اُس خدائے ذوالجلال والاکرام کا پتہ دے جو اُن کا حقیقی خالق مالک رازق اور معبود برحق ہے۔ تا وے معبودانِ باطلہ سے منہ موڑ کر اپنے سچے اور حقیقی معبود کے آگے اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کریں۔ اور آخرت میں اعلےٰ انعامات کے وارث ٹھہریں۔

میں آپ کو اس پیارے اور مقدس انسان کے نام سے زیادہ دیر تک ناواقف نہیں رکھنا چاہتا۔ بتلائے دیتا ہوں کہ اس جلیل القدر ہادی کا نام نامی واسم گرامی کیا ہے۔ سنو! اور غور سے سنو۔ ہندو کل جگ سے پہلے ہندوستان کی ظلمت وجہالت کا دُور کرنیوالا **پیارا موہن کرشن کنہیا** تھا۔

جو راجہ کنس کی ہمشیرہ کا مولود کہلایا۔ اور درحقیقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وہ پاک انسان تھا۔ جسکی نظیر ہندوؤں کے کسی دیگر رشی و اوتار میں نہیں پائی جاتی وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ وہ رُوح القدس کا مہبط تھا۔ ہاں ہاں وہ خدائے برتر لازوال کیطرف سے فتحمند اور با اقبال بھی تھا۔ وہی کرشن ہے جس نے اپنی آمد پر آریہ ورت کی زمین کو جو پاپ اور گناہوں کیوجہ سے نجس ہو چکی تھی صاف اور پاک کیا۔ یہی وہ کرشن ہے جس نے مظلوم اور ستائے ہوئے بندوں کی دستگیری کی۔ اور اس کی حفاظت وحمایت کا بیڑا اٹھایا۔ اور تائیدات الٰہیہ کے ساتھ کامیاب و بامُراد مظفر و منصور ہُوا۔ یہ وہی خدا کا برگزیدہ بزرگ ہے۔ جسکو ہم حضرت کرشن علیہ السلام اور ہندو بھائی سری کرشن جی مہاراج کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس مہاآتما پر خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ کلام نازل کیا گیا۔ جو ہمارے اس مضمون کا زیب عنوان نظر آ رہا ہے۔

میرے پیارے ہندو سجنو! اور عزیز ہندو بہنو! اس نبی کے فرمودہ کو دیکھو صرف دیکھنے ہی پر اکتفا ٹھیک نہیں بلکہ غور تدبّر اور فکر سے کام لو تا حقیقت کے مغز کو پاؤ۔ ہاں اگر تم میں سے بعض اس مقدّس کلام کو بوجہ سنسکرت زبان نہ جاننے کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ تو میں تمہاری خاطر اُردو میں ترجمہ کئے دیتا ہوں۔ سری کرشن جی مہاراج اپنی منوہر بانی میں یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اے بھارت جب جب دھرم کی سستی اور ادھرم (بیدینی) کا دور دورہ ہوجاتا ہے۔ تب میں اوتار لیتا ہوں"۔

(۲) "نیک لوگوں کی حفاظت اور بدوں کو نیست و نابود کرنے و صراط مستقیم یعنے دین الٰہی کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک یُگ پر میرا اوتار ہوتا ہے"۔ (گیتا جو تھا ادھیائے شلوک ۷۔۸)

یہی وہ الفاظ ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیئے ہوئے مزکّی و مطہّر انسان کی زبان فیض ترجمان کے ذریعہ فرمائے۔ اور اپنے بندوں کو خبردار کیا۔ بلکہ بشارت دی اور بتلا دیا کہ جس طرح اس زمانہ میں جبکہ ہر چہار طرف سوائے ظلمت وجہالت کفر و عصیان کے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ ہم نے اپنے بندے کو اپنے کلام اور تائیدات سے مشرف کر کے بھیجا تا یہ ظلمت و عصیان کے بھیانک اور مُہلک بادل جو آریہ ورت پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان کو دور کر کے دنیا کو امن و عافیت کی منزل پر لیجائے تا وہ معبودان باطلہ سے مُنہ موڑ کر اپنے سچّے اور برحق معبود کے آگے سر بسجود ہوتے ہوئے انعامات الٰہیہ کے وارث ٹھہریں اور اس امر میں ہم نے اسے کامیاب و بامُراد بھی کیا اور ہندوستان پھر جنّت نشان ہو گیا اسی طرح پھر بھی جب کبھی شیطانِ مردود اپنی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہے گا۔ تو یہ نہیں ہوگا کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ اور میرے بندے اپنے آپ کو ہلاکت و ضلالت گمراہی اور بیدینی میں پھنسا ہُوا پائیں اور اس جال سے اُنکو رہائی پانی دشوار ہو جائے۔ نہیں نہیں بلکہ پھر بھی ایسے وقت میں میری طرف سے دُنیا میں اوتار آئینگے۔ اور باطل کو ناش کر کے حق کا پرچار کرینگے۔ اور شیطان الرجیم کی بادشاہت پاش پاش کی جائے گی۔

پس اے میرے ہندو بھائیو اور بہنو! غور سے کام لو اور سوچو کہ خدا نے آج سے ہزاروں برس پہلے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ جب ظلمت وجہالت، پاپ اور ادھرم پھیل جائیں گے۔ تب کرشن جی مہاراج اوتار لیں گے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا یہ وعدہ برحق تھا یا محض دل بہلاوا؟ +

نہیں نہیں خدا کے کلام کو دل بہلاوا کہنا کفر ہے وہ ذات برحق ہے۔ وہ سچا اُس کے وعدے بھی سچے۔ پس آؤ۔ اب ہم دیکھیں کہ آیا اس زمانہ کی حالت ابھی ایسی ہوئی ہے یا نہیں کہ اُس قدوس انسان کا وجود دنیا میں موجود ہو اور ہمیں ان گمراہ اور خراب کرنیوالی حالتوں سے نکالکر تقوٰی و طہارت کی راہوں پر چلاتا ہوا اُخروی نجات کا وارث بناوے جہاں دنیا کے مصائب کا شمہ بھر بھی نشان نہیں بلکہ شادمانی و شادمانی ہی کا دور دورہ ہے +

پس قبل اسکے کہ ہم ایسے مہاپرش کا پتہ چلائیں یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ پہلی کتب میں اس موعود کے نزول کے متعلق کسی قسم کے نشان بھی بتلائے گئے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ ہم اس خیال کے ماتحت ورق گردانی کرتے ہیں تو مہا بھارت جو ہندو دھرم کی نہایت متبرک کتاب ہے ہمارے اس کام میں پوری امداد اور دستگیری کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ آخری زمانہ میں جبکہ کلگی اوتار جلوہ افروز ہونیوالے ہوں گے تب اس قسم کے واقعات دُنیا میں موجود ہوں گے۔ جس سے اُن کی آمد فوراً معلوم ہو جائے گی اور اُن کے چرنوں میں سیس نوا دینے میں پھر کوئی جھجک کوئی روک حائل نہ ہوگی مہا بھارت کے بہت سے بتلائے ہوئے نشانات میں سے چند ذیل میں نقل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ ابھی یہ نشان پورے ہوئے یا نہیں اور اگر ظاہر ہو چکے تو پھر ہمارا پیارا **من موہن کلگی اوتار** کہاں ہے۔ جسکی آمد آمد کی ہزاروں ہزار برس سے ہمیں اُمیدیں دلائی گئی ہیں۔ مہا بھارت کے مصنّف مقدس رشی کلجگ کی نشانیاں بتلاتے ہیں +

۱

"کلجگ کے دور" میں اندھا دھند ادھرم (بیدینی) کی عملداری رہتی ہے۔ جھوٹ۔ فریب ہتیا (ایذارسانی) غصّہ۔ لالچ وغیرہ کا دور دورہ ہوتا ہے۔ انسان کو خراب افعال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہو جاتی ہے۔ جپ تپ (عبادت و ریاضت) پوجا پاٹھ برت ہون ایسے ایسے تمام نیک کام برہمن (علماء دین) تک چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اوروں کا کیا ذکر۔ خوردنی و ناخوردنی چیزوں کا امتیاز نہیں رہتا۔ چھوت چھات کو واہیات سمجھتے ہیں۔ کشتریوں کو رعیت پروری سے تنفر رہتا ہے۔ جرأت و بہادری کھو بیٹھتے ہیں۔ سادھو ولی سنتوں کی خدمتگذاری سے کچھ کام نہیں رہتا فکر رہتا ہے تو بس یہ کہ جس طرح بنے روپیہ ہاتھ آئے۔ دولت ہی کے فکر میں اندھے رہتے ہیں۔ شودروں (رذیلوں) کا عروج ہوتا ہے، دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ غلّہ بے مزہ۔ پھل بدذائقہ ہو جاتے ہیں۔ کم عمر لڑکیاں صاحب اولاد ہو جاتی ہیں۔ آٹھ برس کی عمر میں حمل رہ جاتا ہے۔ درختوں کی بارآوری کم ہو جاتی ہے۔ گائیوں کا دودھ گھٹ جاتا ہے۔ اوقات مناسب پر پانی نہیں برستا امساک باراں سے قحط عالمگیر ہوتے ہیں۔ ناخن اور بال بڑھا بڑھا کر لوگ مہاتما بن بیٹھتے ہیں۔ برہمچاری خوب مال مارتے ہیں۔ گوشت کھاتے شرابیں اُڑاتے ہیں۔ برہمن (علماء سناتن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رزیلوں سے فخر کے ساتھ دان (خیرات) لیتے ہیں۔ مطلب آشناؤں محسن کشوں کی کثرت ہوتی ہے۔ صادق الاعتقاد اور نیک نیت لوگوں کو چین نہیں ملتا۔ اُن کی زندگی کم ہو جاتی ہے۔ پاپی بے فکری سے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں۔ عورتوں کا چلن بگڑ جاتا ہے۔ خاوندوں کے ہوتے (ہوئے) نوکروں سے ملتفت ہوتی ہیں۔ مرد بیبیوں سے التفات نہیں کرتے زنان بازاری کو گلے کا ہار بناتے ہیں۔ شراب خانے آباد رہتے ہیں۔ عبادت خانے سُنسان۔ جہاں پہلے دھرم ہوتے تھے وہاں بدفعلیوں کی گرم بازاری رہتی ہے۔"

(مہا بھارت بن پرب ادھیائے ۱۸۹ صفحہ ۶۸۶ و ۶۸۷)

شری ویاس جی مصنف مہا بھارت کے بیان کردہ یہ ایسے نشانات ہیں جن میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو اس وقت ظہور میں نہ آگیا ہو۔ دیکھ لو دنیا میں ہر طرف یہی مناظر نظروں کے سامنے آئیں گے۔ جس طرح آج سے کئی صد سال پہلے بتلائے گئے۔ اس میں اور ان واقعات میں جو موجودہ زمانہ میں پورے ہوتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ سر مو تفاوت نہیں ایک ایک حرف سچا اور پورا ہو چکا ہے پس اس میں اب ایک رتی بھر بھی شک کی گنجائش نہیں رہی کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کو کلجگ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں ظلمت و عصیان ناپاکی و بیدینی کے چرچے اور کارنامے اپنے پورے عروج و کمال پر موجود نظر آنے چاہئیں۔ ہاں ہاں اسی زمانہ کی ہدایت کے لئے کلجگی اوتار آنیوالے تھے۔ کیونکہ دواپر زمانہ کے سدھارنے کے لئے کرشن اوتار نے کلجگی اوتار کی مبارک آمد کی پہلے خبر دی تھی۔ پس یہی وہ زمانہ ہے جس میں ہمیں اُس موعود جلیل القدر انسان کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ اور کس زمانہ میں بدکاریاں ہو سکتی ہیں بتلاؤ۔ کیا جسقدر افعال رذیلہ و ذمیمہ آج نئے نئے رنگ میں ہماری نظروں کے آگے رونما ہو رہے ہیں۔ کیا ایسے پہلے زمانہ میں بھی تھے ہرگز نہیں۔ اور میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ان گناہوں کی کثرت جتنی اب ہے نہ کبھی ہوئی نہ ہوگی۔ جاؤ اس قول کی جانچ پڑتال اور تصدیق کے لئے تاریخ گذشتہ کے اوراق اُلٹ کر دیکھو ایسے صغائر و کبائر کا کہیں بھی تذکرہ نہ ملے گا۔ ہاں یہ تو ایک مقام ہے۔ جو اختصار سے ہم نے مہا بھارت سے نقل کیا ہے۔ اب دوسرا حوالہ ملاحظہ ہو:۔

۲

"جس وقت کلجگ آگیا سمجھ لیجئے کہ دُنیا کی ہوا پلٹ گئی۔ وہ وہ پاپ وہ وہ گناہ ہوں گے کہ زمین کانپ اُٹھے گی۔ لڑکے والدین کو بیوقوف سمجھینگے رضاجوئی و فرمانبرداری کیسی عورتیں لڑائی جھگڑے بکھیڑے سے خاوندوں کی ناک میں دم رکھیں گی ریت رت کجا۔ پوجا پاٹ۔ دھرم کرم جڑ بنیادوں سے مٹ جائیں گے۔ لوگ ادھرم کریں گے۔ دھرم کو فضول اور واہیات سمجھینگے جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہوگا۔ تو بھگوان جی کو تکلیف کرنا پڑیگی کہ کلکی اوتار میں جلوہ دکھلائیں گے۔ پاپ کی ناؤ ڈبوئیں گے۔ دھرم کی بیل پھر ہری بھری ہوگی۔" (ایضاً صفحہ ۶۸۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے عزیز ہندو بھائیو! دیکھ لو یہ واقعات آج ہماری آنکھوں کے آگے کس صفائی سے پورے ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ پس اب تمہارا یہ کام ہے کہ غور کرو اور دیکھو بھالو کہ کلگی اوتار کہاں ہے۔ یاد رکھو جو ڈھونڈھے گا وہ پائے گا۔ جو کھٹکھٹائے گا وہ مُراد کو پہنچے گا۔ اب مہابھارت میں بیان کی ہوئی نشانیوں کو بھی دیکھ لو اور اس موجودہ زمانہ کی حالت کا اندازہ بھی کرتے جاؤ تم ہرگز انکار کرتے ہوئے یہ زبان سے نہیں نکال سکتے کہ یہ زمانہ کلگی اوتار کی مبارک آمد کا نہیں۔

اب تیسری عبارت بھی جو مختصر سی ہے مہابھارت میں دیکھو:-

۳

"مارکنڈے راجہ ہسٹر کے استفسار پر نہہ کلنکی اوتار کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں کہ:-

"نہہ کلنکی کی طاقتیں غیبی ہوں گی۔ طاقت میں بنیظیر۔ عقلمندی میں یکتائے روزگار یوں تو نہ کوئی ہتھیار پاس ہوگا نہ[1] لڑائی کا اوزار مگر ایک اشارے میں سب کچھ موجود ہو جائیگا یعنی ظالموں کو نیچا بغیر کسی ظاہری سامان کے خدائی طاقت سے ہی دکھلائینگے، ذات مبارک دھرم[2] کو از سرِ نو زندہ کرے گی۔ بدکردار راجے لقمہ تیغ اجل[3] ہوں گے۔ دھرم کی خلاف ورزی عذاب میں داخل سمجھی جائے گی یہ تو نہہ کلنکی کا سرسری حال تھا۔ ذرا سنو برہمنوں کی عظمت کیا ہے۔ الخ"

(ایضاً صفحہ ۶۹۰ ادھیائے ۱۹۰)

اے میرے ابنائے وطن! حق کے قبول کرنے کی اپنے اندر طاقت پیدا کرو۔ اور غور کرو کیسی صاف روشن اور آفتاب و ماہتاب کیطرح روشن یہ نشانیاں ہیں۔ جو کلگی اوتار کے بابرکت نزول پر پوری ہونی چاہیئے تھیں اور پوری ہوتی ہوئی ہم اور تم سب دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آگے بھی دیکھیں گے۔

پس اب ہمارا اور تمہارا اتنا ہی کام رہ گیا ہے۔ کہ اس مہاآتما پرا پکاری دھرم داتا دینا ناتھ سکھ سروپ کی کھوج نکالیں کہ اسکی آمد کا تو یہی زمانہ تھا جو گذرنے کو تیار ہے وہ کہیں جلوہ افروز بھی ہوا یا ابھی ہم کو اپنے فیض سے محروم ہی رکھے گا۔ اس غرض کے ماتحت جب ہم اطراف عالم میں نظر دوڑاتے ہیں کہ کہیں کوئی شخص نظر آئے جس میں کلگی اوتار کے نشان ہوں اور وہ دعویٰ کرے کہ میں خداوند کریم کی طرف سے اوتار بنا کے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں تو ہمیں ایک طرف سے خوشبو میں مہکی ہوئی اور قلب کو تسکین دینے والی شیریں آواز کانوں میں پڑتی ہے کہ:-

" جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے۔

---

[1] سبحان اللہ و بحمدہ یضع الحرب کا نقشہ کھینچ دیا۔

[2] من یجدد لھا دینھا۔ الحدیث۔

[3] تخرج الصدور الی القبور (الہام مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(آیا ہوں) جیساکہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یہ کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے **مسیح موعود** ہے میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سنکر فی الفور کہینگے کہ ایک کافر کا نام اپنے پر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے لیکن یہ خدا کی وحی (گیان) ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔ اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کیطرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتے اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیساکہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جسکی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اوتار میں نہیں پائی جاتی۔

وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔ کہ "ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے" سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اسکا مظہر ہوں اور اس جگہ ایک اور راز درمیان ہے کہ جو صفات کرشن کیطرف منسوب کئے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنیوالا اور غریبوں کی دلجوئی کرنیوالا اور ان کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں پس گویا روحانیت کی رو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں صرف قومی اصطلاح میں تغایر ہے" الخ

(لیکچر سیالکوٹ)

مبارک ہو اے بھارت کے سپوتو جسکی تلاش تھی وہ مل گیا۔ ہمارا من موہن۔ آؤ آؤ۔ دوڑو دوڑو۔ پالیا پالیا ہم نے وہ لعل بے بدل جس کا ہزاروں برس سے زمانہ انتظار کر رہا تھا پیاسی روحو دوڑ کے آؤ اور چشمۂ فیض سے اپنی تشنگی کو بجھاؤ۔ اور ادھرم سے متنفر اور دھرم کے دلدادہ و شیدا دیر مت کرو وقت کو غنیمت سمجھو۔

آہا ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہماری امیدیں بر آئیں ہم بانصیب ہیں کہ ہمیں ہمارا کرشن کنہیا مل گیا۔ ہمارا بخت طلوع ہوا۔ کیونکہ ہم اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ اس زمانہ کے وے لوگ بہت ہی مبارک ہیں جنھوں نے اس مہاآتما کو پہچانا اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا برضا و رغبت خوشی و شادمانی سے اپنے کندھوں پر لینا قبول کیا میرے سناتنی بھائیو اور بہنو کلجگ کا زمانہ بھی آگیا نشان بھی کرشن جی کی آمد کے پورے ہو گئے اور خوبیٔ قسمت یہ کہ خود کلجگی بھگوان بھی جلوہ افروز ہو گئے۔ اب بتلاؤ کیوں پس و پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کیوں آگے قدم نہیں اٹھاتے کیوں اندھیرے میں بھٹک رہے ہو ظلمت و ناراستی سے کیوں محبّت کی۔ روشنی اور نور کو قبول کرنے سے کیوں انکار۔ بتلاؤ ہاں ہاں مِترو سجنو جلد جواب دو۔ کیا تمہارے جیسا بھی کوئی اس دنیا میں اس جُگ کے اندر خوش قسمت نیک اور بلند بخت ہو سکتا ہے۔ دیکھو مدّت مدید گذر گئی ہزاروں صدیاں ہو چکیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسان اسی شوق اور تمنّا میں اس ناپائدار دُنیا سے چل بسے کہ کاش شری کلگی بھگوان کے منوہر درشن ہو جاتے۔ ہزاروں رشی منی مہاتما اس سنسار سے سدھار گئے اور یہ خواہش اور اُمنگ دل ہی دل میں لے گئے کہ کلگی بھگوان کی زیارت سے مشرّف ہو کر اُنکے چرنوں میں سیس نواتے اور دُنیا و عقبےٰ میں کامیاب و بامُراد ہوتے۔ ایک ہندی کے کوی (شاعر) کی تڑپ ملاحظہ ہو جوان اشعار میں ظاہر کی گئی ہے جسے میں ایک رسالہ سے اُردو الفاظ میں نقل کرتا ہوں:۔ آہ کسقدر حسرت میں ڈوبا ہوا لکھا ہے:۔

مُرلی میں تان گانا	پھر بھی بجانا ہوگا	
متھرا کے کُنج موہن	تم کو سجانا ہوگا	
مُرلی کی مند دھونی	کو مَن بھولتا نہیں ہے	
بنسی بجا کے موہن	سب کو جگانا ہوگا	مُرلی میں الخ
سوئے ہوئے پڑے ہیں	کتنی شتابدیوں سے	صدیوں
دُردیو گھور سب کا	تم کو بھگانا ہوگا	مُرلی میں الخ
کرتوئیہ[1] ہین بگڑے	اکڑے بھٹک رہے ہیں	
ہم کو سُدھار کرکے	ہِت[2] میں لگانا ہوگا	مُرلی میں الخ
اگیان کی دشا[3] میں	اندھیرے میں پڑے ہیں	
کر کو پکڑ کے موہن	ادھوا[4] پلانا ہوگا	مُرلی میں الخ
گھن شیام گھن گھٹا سی	سودا مِنی چھٹا سی	
من موہنی لتا کو	من میں بسانا ہوگا	مُرلی میں الخ
ہم تو تمہارے سیوک	کرونا[5] نِدھان تم ہو	
اپرادھ کو کشما کے	من میں ملانا ہوگا	مُرلی میں الخ
مُرجھا رہی کلی کا	من کے بِنا کِھلے کیوں	
درشن دیا کا دیکے	اس کو کِھلانا ہوگا	مُرلی میں الخ
کرتا منن مہیشور	تن من سے ہے نِرنتر	
اس دین ہین کو بھی	سُکھ سے جلانا ہوگا	
مُرلی میں تان گانا	پھر بھی سجانا ہوگا	

اَے بھارت کی سنتان! دیکھ اور چشم بصیرت سے کام لے آنکھیں کھول اور ساری دُنیا میں نظر دوڑا۔ سوائے اسکے اور کوئی شخص یہ دعوےٰ کرتا ہوا تجھے دکھائی نہ دیگا۔ کہ میں خداوند قدوس کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر اس کلجگ میں اصلاح کرنے آیا ہوں اور خدا نے میری ہی مدد اور نصرت کا وعدہ کیا ہے اور میرے مخالف ناکام و نامراد رہیں گے۔ میں اور میری جماعت آخر کار مظفّر و منصور کامیاب اور بامُراد ہوگی۔ یہی وہ موعود کرشن ہے۔ جس کی آواز بھی تمہیں سُنائی دی۔ بیشک یہ خدائی نصرتوں کے ساتھ دُنیا میں آیا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ کامیاب ہوا اور اُسکے معاند و مخالف خائب و خاسر بے مُراد رہے

[1] فرائض سے غافل ہیں + [2] فائدہ + [3] حالت + [4] جام صفائی + [5] مخزنِ رحمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا پتہ چلا کہ یہ جلیل القدر انسان بھارت ورش کے کس مقام میں جلوہ افروز ہوا اور اس موعود کا نام کیا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک نہیں جانا۔ تو میں بتلا دیتا ہوں۔ اس کا مبارک نام **مِیرزا غلام احمد موعود کرشن** ہے۔ اور نگری قادیان میں اس کا ظہور پُرنور ہوا۔ پس آؤ اور جو فیض یہ دنیا میں لایا ہے حاصل کرو اور اپنی اس مُراد دیرینہ کو پہنچو جو مدتوں سے دل میں چٹکیاں لے رہی تھی۔

یہی وہ موعود کرشن کلنگی اوتار ہے۔ جس نے آکے بیماروں کو تندرست۔ مُردوں کو زندہ کیا۔ یہی وُہ **غلام احمدؐ** کے روپ میں کرشن ہے جس نے دُنیا کو ظلمت و جہالت۔ عصیان و نافرمانی کی راہ سے بچالیا یہی وہ پیارا کرشن کنہیا ہے۔ جس کے پاس نہ تو کوئی ہتھیار تھا نہ لڑائی کا اوزار مگر وہ سب پر غالب آیا۔ یہی وہ آخری زمانہ کا نجات دہندہ ہے جسکی صداقت کے لئے خدا نے لاکھوں بیّن نشان ظاہر کئے انہی نشانوں میں سے دھرم مہوتسو کے جلسہ کا نشان ہے۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق تقریریں کیں اور مضامین لکھے اور ان سب پر حسب پیشگوئی اس منجی برحق کا **مضمون بالا رہا**۔ اور سامعین عش عش کر اُٹھے۔ کیونکہ ؎

ایسی بجائی کرشن کنہیا نے بانسری
سب سُننے والے کہہ اُٹھے واہ واہ ہری ہری

ہاں ہاں یہی وہ ہمارا محبوب و مطلوب ہے۔ جسکی تمنا میں پہلی نسلیں حسرت و یاس کے ساتھ اس جہان سے چل بسیں۔

اس سے انکار نہ کرو اور سُن لو کہ بہت سے ناعاقبت اندیش بدقسمت مہدی اللہ کے مقابلہ پر اس غرض کو لیکر اُٹھے۔ کہ اسکو دُنیا میں ذلیل و رسوا کردیں اور اس مقصد کو کامیاب بنانے کیلئے ہزاروں جائز و ناجائز وسائل عمل میں لائے ناخنوں تک زور خرچ کیا۔ مگر دُنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کے اس مُرسل کو ناکام بنانے کے لئے جو زور آزمائیاں کی گئیں سب ناکام رہیں مخالفین کے سب منصوبے خاک در خاک ہوگئے جتنے حیلے بہانے اور خفیہ سازشیں تھیں سب تہ و بالا ہوگئیں اور یہ اپنے بدبخت مخالفوں کے گزند سے بالکل محفوظ رہا۔

دُنیا والوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ شخص دُنیاوی اسباب سے زیر نہیں ہوا تو روحانی حربے بھی استعمال کرنے میں دریغ نہ کیا اور رو رو کے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا کے حضور ناکام دُعائیں کی گئیں کہ اے خدا اس شخص کو جو ہمارے نزدیک صادق نہیں ہلاک کردے۔ مگر دیکھ لو اس کارروائی کا کیا انجام ہوا۔

واحسرتا کہ اللہ کے اس حبیب کے لئے جو ہلاکت و تباہی کے متعلق الحاح وزاری سے دُعائیں کی گئیں وہ اُلٹ کر مخالفوں پر ہی پڑیں اور ایک ایک کرکے سب تباہ و برباد اور ہلاک ہوتے ہوئے پیارے صادق کرشن کی صداقت پر مُہر لگاتے ہوئے اس دنیا سے حسرت و ناکامی کیساتھ اُٹھ گئے۔

کیا لیکھرام کا واقعہ دُنیا بھول سکتی ہے۔ جس نے خود ہی اپنی پرارتھنا شائع کی۔ اور پھر جب نشان کا طالب ہوا تو خدا نے اسکو اپنے پیارے کرشن کی صداقت کا نشان ٹھہرایا۔

پھر ڈوئی کا واقعہ جسکا ظہور دوسری دُنیا میں ہوا۔

پس پیارو اس موعود کو پہچانو اور یہ قیمتی وقت ہاتھ سے نہ گنواؤ۔ یہ وقت یہ گھڑیاں پھر ہاتھ نہ آئینگی۔ یہ مبارک زمانہ تمہارے لئے قدرت نے مقرر کیا تھا پہچانو اور دل کی مُرادیں بھر پاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے ہندو بھائیو اور بہنوں! پیارے کرشن کنہیا کا احمدؐ نام سنسکرت میں پہچانو ۔ دیکھو سینکڑوں برس کی قدیم کتاب کلکی پوران کا ترجمہ کرتے ہوئے اس کا ایک ہندو مترجم خود ہی کلکی بھگوان کا نام ایک جگہ احمدؐ لکھتا ہے۔

"کلکی بھگوان اُنہیں اور باغیچوں کو جو شہر کے قریب تھے دیکھکر دل میں بہت خوش ہوئے۔ احمدؐ نے عزت اور محبت سے کہا اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کریں گے، طوطے نے پربھو سے اس مطلب کو سمجھ کر عاجزی کیساتھ عرض کیا کہ میں پدما کے محل میں جانے کی اجازت چاہتا ہوں اور اس نے پدماوتی کے پاس آکر کلکی بھگوان کا پیام کہا یعنی وہاں آنے کی مبارک خبر دی۔"

(کلکی پوران اردو ترجمہ صفحہ ۴۸ جسے پنڈت ہردیال شرما نے شری ویاس بھگوان رچیت سنسکرت پوران سے بامحاورہ اردو میں ترجمہ کیا)

پس جب تمہاری قدیم کتاب کے ترجمہ میں اس کا نام احمدؐ لکھا ہے۔ تو تمہارا انکار کرنا یا پہلو تہی کرنا گویا ہلاکت و تباہی کا منہ دیکھنا ہے۔ پس اگر تمہاری فطرتیں حق کے قبول کرنے کی صلاحیت ولیاقت رکھتی ہیں۔ تو تم اس موعود کے فیضان سے ضرور بہرہ ور ہوتے ہوئے اپنے لئے آخرت کی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگے۔

تمہارا دلی خیر خواہ

(فضل حسین احمدی مہاجر از کرشن نگری قادیان)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے

(منیجر)

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت

بائیبل کے رو سے

پہلی دلیل:۔ (۱) "وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائے"۔

(استثنا ۱۸/۲۰)

(ب) خداوند یوں کہتا ہے کہ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لیکر نبوت کرتے ہیں۔ جنہیں میں نے نہیں بھیجا۔ یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائینگے۔ (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

(ج) "اور وہ (جھوٹا) نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا"۔

(استثنا ۱۳/۵)

(د) چنانچہ انجیل اعمال ۵/۳۶،۳۷ میں دو جھوٹے نبیوں کا ذکر بھی ہے۔ جو مارے گئے اور ان کے متبعین تتر بتر ہوگئے۔

دوسری دلیل:۔ یسوع کہتا ہے "تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرسکتا ہے"۔ (یوحنا ۸/۴۶)

حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں:۔ "کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا ہے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

تیسری دلیل:۔ قبولیت دعاء "جو دعا ایمان کے ساتھ ہوگی۔ اسکے باعث بیمار بچ جائیگا۔ اور خداوند اسے اٹھا کر کھڑا کریگا۔ اور اگر اس نے گناہ کئے ہوں۔ تو ان کی بھی معافی ہوجائیگی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے گناہوں کا اقرار کرو ۔ اور ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو ۔ تاکہ شفا پاؤ ۔ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے ۔"

(یعقوب ۵/۱۵-۱۷ و یوحنا ۹/۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"میں کثرتِ قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں ۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے ۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں ۔ کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں ۔ اور انکا میرے پاس ثبوت ہے ۔" (ضرورت الامام صفحہ ۲۲)

مثالیں :- عبد الکریم کی صحت ۔ عبد الرحیم ابن نواب محمد علیخان صاحب کا تندرست ہونا ۔ اور عبد الحی صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی پیدائش *

چوتھی دلیل :- "اے اسرائیلیو ! یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کیطرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا ۔ جو خدا نے اس کی معرفت تم کو دکھائے ۔" (اعمال ۲/۲۲)

حضرت مسیح موعودؑ :- (۱) "اور میرے مقابلہ سے خواہ اعجازی کلام میں اور خواہ آسمانی نشانوں میں تمام لوگوں کا عاجز آجانا اور میری تائید میں خدا تعالیٰ کی لاکھوں پیشگوئیوں کا پورا ہونا یہ تمام نشان اور علامات اور قرائن ایک خدا ترس کے لئے میرے قبول کرنے کے لئے کافی ہیں ۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۰)

(۲) اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی ۔ وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں ۔ اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے ۔ آسمان ظاہر کر رہا ہے زمین نشان ظاہر کر رہی ہے ۔ اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں ۔" (ضرورت الامام صفحہ ۲۲)

پانچویں دلیل :- "کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو" پولوس رسول کہتا ہے :- "کیونکہ یہ تدبیر کا کام اگر آدمیوں کیطرف سے ہو تو آپ برباد ہو جائیگا ۔ لیکن اگر خداوند کیطرف سے ہے ۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے ۔" (اعمال ۵/۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

چھٹی دلیل :- دانیال نبی کہتا ہے :-

"جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی ۔ اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے ۔ وہ قائم کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے ۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے ۔ اور ۱۳۳۵ روز تک آتا ہے ۔" (دانیال ۱۲/۱۱-۱۲)

چنانچہ حضرت مرزا صاحب ۱۲۹۰ھ میں مبعوث ہوئے "یہ عجیب امر ہے ۔ اور میں اسکو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں ۔ کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹)

ساتویں دلیل :- حضرت مسیح موعودؑ مشرق سے آئیگا اور مغرب کیطرف بجلی کی طرح اس کی تبلیغ پہنچے گی ۔" (متی ۲۴/۲۷)

آٹھویں دلیل :- ستارے گرینگے ۔ اور چاند اور سورج تاریک ہو جائیں گے ۔ (گرہن ۱۸۹۴ء) (متی ۲۴/۲۹)

(۲) چاند اور سورج اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے ۔

(لوقا ۲۱/۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نویں دلیل :۔ لڑائیاں ہوں گی۔ بھونچال آئیں گے۔ اور اور مری پڑے گی۔ (طاعون) (لوقا ۲۱ زکریا ۱۴ چنانچہ بائیبل انگریزی ۱۴ میں تو لفظ "پلیگ" بھی موجود ہے +

۱۸۹۶ء میں یہ طاعون بھی پڑی ہے

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے

تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

دسویں دلیل :۔ "تو جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے، اور وہ جو اس نے کہا ہے۔ وہ واقع یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی" (استثناء ۱۸ / ۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ تفصیل دیکھو مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں مشمولہ کتاب ہذا"

گیارھویں دلیل :۔ یسوع نے جھوٹے اور سچے نبی میں مابہ الامتیاز یہ بتایا ہے" درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" (متی ۷ / ۱۵ تا ۲۰ و لوقا ۶ / ۲۴ و ۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی عملی حالت دیکھو + (احمدیہ پاکٹ)

پانچ مارچ یوم التبلیغ ہے

پس آپ مصباح کا یہ نمبر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر غیر مسلم گھرانوں میں تقسیم کریں۔ ۱۳ پرچوں کی قیمت ایک روپیہ۔ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱۱/) (مینیجر)

سکھ مذہب اور اسلام

دلیل اول :۔ پہلی دلیل باوا صاحب کے مسلمان ہونے کی باوا صاحب کا وہ چولہ ہے۔ جو ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں ان کی اولاد کے پاس نہایت حفاظت سے رکھا چلا آیا ہے۔ یہ چولہ باوا صاحب سے لیکر علی التواتر غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے اور اس چولہ کی وہ اس قدر حفاظت کرتے ہیں۔ کہ ناممکن ہے۔ بغیر ایک سو ایک دفعہ غسل کرنے کے ان رومالوں میں سے ایک رومال بھی ہٹا سکیں۔ جو ایک سو سے زیادہ کی تعداد میں اس کے اوپر لپٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر سال وہاں پر اسکے درشنوں کیلئے ایک میلا لگتا ہے۔ اس چولہ میں صرف قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ باوا صاحب مسلمان تھے +

دلیل دوم :۔ سکھوں کا اس امر پر اتفاق ہے۔ کہ جب باوا صاحب کی وفات ہوئی تو ہندوؤں اور مسلمانوں میں سخت جھگڑا برپا ہوا۔ مسلمان دفن کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ انکے نزدیک باوا صاحب مسلمان تھے۔ اور ہندو جلانا چاہتے تھے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک باوا صاحب ہندو تھے +

پس باوا صاحب کے وقت کے مسلمانوں کا پوری طرح سے متفق ہو جانا کہ باوا صاحب مسلمان تھے آپ کے اسلام کی یقینی دلیل ہے۔ کیونکہ اسلام کچھ اعمال اور عقائد کے مجموعہ کا نام ہے۔ جبتک وہ اعمال اور عقائد اور اُن کا اقرار کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہ پایا جاوے۔ مسلمان لوگ اُسے مسلمان نہیں سمجھتے لیکن برخلاف اس کے ہندوؤں کا باوا صاحب کو ہندو سمجھنا اعمال کیوجہ سے نہیں بلکہ پیدائش کیوجہ سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک مذہب پیدائشی امر ہے۔ اور اس میں انسان اپنے عقائد یا اعمال کی تبدیلی سے کوئی تغیر نہیں سکتا اور یہ ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ باوا صاحب پیدائش کے لحاظ سے ہندو اور اعمال کے لحاظ سے مسلمان تھے۔

دلیل سوم:۔ باوا صاحب ہندو تیرتھوں پر بھی گئے ہیں۔ اور مسلمان اولیاء کے مزاروں پر بھی گئے ہیں۔ سکھوں کی اپنی روایتوں کے مطابق کسی ہندوؤں کے تیرتھ سے باوا صاحب نے کوئی روحانی فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ ہندو طریق پر اعتراض کیا لیکن برخلاف اس کے مسلمان اولیاء کے مزارات پر انہوں نے چلہ کشی کی۔ اور اس طرح روحانی فائدہ حاصل کرنا چاہا۔

جس طرح اس زمانہ میں مسلمان صوفیاء میں رواج تھا مثلاً سرسہ ضلع حصار میں عبدالشکور سلمی کے مزار پر جس کوٹھڑی میں باوا صاحب نے چلہ کیا تھا۔ وہ آجتک سکھوں کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح ملتان میں باوا صاحب کے چلہ کی جگہ اور باوا صاحب کے ہاتھ کا اللہ لکھا ہوا موجود ہے۔ نیز اسی طرح بغداد میں جس مسجد میں باوا صاحب نے ڈیرہ کیا اور جس مزار پر وہ روحانی فائدے حاصل کرتے رہے۔ وہاں کے باشندوں میں اب تک مشہور ہے۔

دلیل چہارم:۔ ملک عرب میں کوئی شخص اپنے آپ کو غیر مسلم ظاہر کرکے بالخصوص مکہ اور مدینہ میں نہیں جا سکتا لیکن سکھ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ باوا صاحب نے علی الاعلان مکہ کا سفر کیا۔ وہاں حج کیا۔ اور وہاں دیر تک ٹھہرے رہے۔

اب اس سفر کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا باوا صاحب دل میں ہندو ہوں۔ اور ظاہر میں مسلمان ہوں۔

(۲) دل میں بھی مسلمان اور ظاہر ابھی مسلمان ہوں۔

پہلی صورت ماننے میں باوا صاحب پر نفاق اور دھوکہ دینے کا الزام لگتا ہے۔ جو باوا صاحب کی شان کے خلاف ہے دوسری صورت ماننے میں باوا صاحب مسلمان ثابت ہوتے ہیں۔

دلیل پنجم:۔ مسلمان اُسے کہتے ہیں۔ جو چند مخصوص عقائد کا ماننے والا اور چند مخصوص اعمال کا کرنے والا ہو۔ خود سکھوں کے تسلیم کردہ حوالوں کی رو سے باوا صاحب تمام اسلامی عقائد کے معتقد اور اسلامی اعمال کے عامل نظر آتے ہیں۔ اور وہ عقائد اور اعمال جو ہندو مذہب سے مخصوص ہیں۔ ان سے باوا صاحب بری نظر آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ باوا صاحب ہندو نہیں تھے۔ بلکہ مسلمان تھے پس ان کی پیروی کرنے والے بھی اپنے عقائد و اعمال پر نظر ثانی کریں۔ (احمدیہ پاکٹ)

کل پروان کتیب قرآن پوتھی پنڈت رہے پران نانک ناؤں بھیا رحمان کر کرتا تو ایکو جان۔ اس کلجگ کے زمانے میں قرآن مجید ہی ایک خدا کی کتاب ہے۔ (رام کلی محلہ اک آدگرنتھ صفحہ ۸۳۶)

پنج وقت نماز گذارے پڑھے کتیب قرآناں۔ نانک آکھے گور سیدے ہی رہیو پیناں کھاناں۔

(آدھ گرنتھ صفحہ ۲۲ آسا محلہ اک)

دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول۔

(آدھ گرنتھ صفحہ ۲۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرگنہ بٹالہ کا گرو

گورو نانک دیوجی اور نیز گورو گوبند سنگھ جی سکھوں کے لئے پیشگوئی کر گئے ہیں۔ کہ پرگنہ بٹالہ واقع پنجاب میں ایک گورو پیدا ہوگا۔ اور کہ مسلمانی جامے میں مبعوث ہوگا۔ وہ زمیندار قوم مغل سے یعنی مرزا ہوگا۔ آدن اٹھترے جاون ستانویں ہور بھی اُٹھ سی مرد کا چیلا۔ (شری گرنتھ ملنگ محلہ ۵ ص ۱۳)

اور جب تمام مذہب و ملت کے لوگ دین دہرم چھوڑ بیٹھے ہوں گے۔ اس وقت اس کا ظہور ہوگا۔ ؎ اس کے زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ (ایک رمضان کے اندر) چاند گرہن۔ سورج گرہن ہوگا۔ اور وہ جگت کا عیسےٰ کر کے مشہور ہوگا۔

پن راچھس کا کاٹا سیسا + سری اسکیت جگت کے عیسےٰ

(۱) تاں مردانے پچھیا۔ گوروجی۔ کبیر بھگت جیہا کوئی ہور بھی ہویا ہے سری گورو نانک جی آکھیا۔ مردانیاں۔ اک جٹیٹا ہوسی پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔ پھر مردانے پچھیا۔ جی کیہڑے تھائیں اتے ملک وچ ہوسی؟ تاں گورو نے کہیا۔ مردانیاں وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔ سُن مردانیاں۔ نرنکار دے بھگت سب اکو روپ ہندے ہن۔ پر اوہ کبیر بھگت نالوں وڈا ہوسی + (دیکھو جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی ص ۲۵۱

مطبوعہ مفید عام پریس منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز)

ترجمہ :۔ تب مردانے نے پوچھا۔ گوروجی! کوئی بھگت کبیر جیسا بھی ہوا؟ گورو صاحب نے فرمایا اے مردانے ایک زمیندار لیکن ہم سے سو سال کے بعد ہوگا۔ پھر فرمایا کہ وہ گورو پرگنہ بٹالہ یعنی تحصیل بٹالہ میں ہوگا۔ اے مردانے! سنو خدا کے بھگت سب ایک جیسے ہی ہوتے ہیں لیکن وہ بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا یعنی ہم نے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے +

پس یہ گورو مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود ہیں جو حسب حدیث حارث حراث (معزز زمیندار ہیں +

ہندو دھرم میں عورت کی جائز آزادی کی بربادی

ہماری ہندو بہنیں ملک کو سوراج دلانے کیلئے قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے پر تیار ہو جاتی ہیں۔ مگر کبھی انہوں نے یہ بھی سوچا ہے کہ وہ جس مذہب یا دھرم کا جُوا اپنی گردنوں پر ڈالے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اُتار پھینکنے کے لائق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں وہ باتیں معلوم نہ ہوں۔ جو ان کے متعلق اُن کے مذہب نے ارشاد فرمائی ہیں۔ اور لاعلمی میں ہی وہ سب کچھ برداشت کر رہی ہوں۔ اس لئے ہم بطور نمونہ مشتے از خروارے۔ اُن کے مذہب اور مستند اور مسلمہ کتابوں سے چند احکام درج کئے دیتے ہیں۔ جو ان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی سے بھی وافی ہوں گے۔ ہم نے مندرجہ ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حوالہ جات پر عمداً کسی قسم کی حاشیہ آرائی نہیں کی۔ کیونکہ ہم خود ہندو بہنوں ہی کو موقع دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ انکو پڑھیں۔ اور پڑھنے کے بعد سوچیں غور کریں۔ کہ جو مذہب ان کی جائز آزادی بھی دینے کا روادار نہو۔ کیا وہ اس قابل ہے۔ کہ وہ اس کی بھگت بنی رہیں۔

عورتیں صرف حظِّ نفسانی کے لئے ہیں۔

ہندوؤں کے مشہور بزرگ یاسک منی فرماتے ہیں کہ:۔

رامارمنائے اُپیے بے نانہ دھرمائے۔

"عورتیں صرف حظِّ نفسانی کے لئے ہوتی ہیں۔ نہ کہ دھرم کے لئے۔"

عورتیں عبادت سے محروم

منوجی مہاراج منوسمرتی کے ادھیائے ۹ شلوک ۱۸ میں فرماتے ہیں کہ:۔

"عورتوں کے سنسکار (دینی و دنیوی رسومات) بغیر منتروں کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ عورتوں کے واسطے اندری اور منتر کا ادھیکار (اختیار) نہیں اور جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے۔"

عورت کو خدا کی عبادت کی بجائے صرف خاوند کی خدمت کرنی چاہیئے

منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۵۵ میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ:۔

"چونکہ عورتیں شادی کرنے پر شوہر کا آدھا انگ (حصہ) ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے عورتوں کے لئے علیحدہ یگیہ و برت (عبادت) کرنا پاپ ہے۔ صرف شوہر کی خدمت کرنی چاہیئے۔"

نیک عورتیں بھی گواہی نہیں دے سکتیں

منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۷۷ میں حکم ہے کہ:۔

"پاک عورتیں بھی گواہ نہیں ہو سکتیں کیونکہ عورتوں کی عقل ایک حالت پر قائم نہیں رہتی۔"

عورتوں کی غلامانہ حالت

منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۴۸ میں لکھا ہے کہ:۔

"عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں رہے اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں رہے۔ اور بعد وفات خاوند کے اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ مختار کبھی نہ رہے۔"

رات دن عورت کو بے اختیار رکھنے کا حکم

منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۲ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:۔

"رات دن عورت کو خاوند کے ذریعہ بے اختیار رکھنا چاہیئے۔ اور جو عورت ویشے بھوگ (عیش و عشرت) کی خواہش رکھتی ہو۔ اسکو بالکل آزادی نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ وہ مالک کے ساتھ رہے۔"

عورت کی خود مختاری سلب

منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۴۷ میں لکھا ہے کہ:۔

"عورت نابالغ ہو۔ جوان یا بڈھی ہو۔ گھر میں کوئی کام خود مختاری سے نہ کرے۔"

عورتوں کو لونڈی غلاموں کیطرح خیرات یا فروخت کر دینا جائز

بالک منی اپنی کتاب نِرُکت کے ادھیائے ۳ کھنڈ ۴ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"استری نام دان وِکری اَتی مرگا وِدیتے نہ پُنساہ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنے عورتیں ہی خیرات کر دینے۔ بیچ دینے اور چھوڑ دینے کے لائق ہیں۔ مرد نہیں۔"

بن بھائی کی بہن شادی بھی نہیں کرسکتی

ابھی بیاہ سکتی

فرماتے ہیں کہ:۔

"جس لڑکی کا کوئی بھائی نہ ہو اس سے شادی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی اولاد نانا کی اولاد کہلائے گی۔ اسلئے بے بھائی کی بہن سے نکاح منع ہے۔"

(نرکت ادھیائے ۳ کھنڈ ۵)

عورت کا درجہ اسلام میں

زمانہ حال میں دنیا کی سب قومیں حقوق نسواں کے متعلق خاص مراعات عمل میں لا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ یورپین اقوام دعویدار ہیں کہ ہمارے واضعانِ قوانین صنف نازک کے حق میں تمام اہلِ مذاہب و مہذب سوسائٹیوں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ مذہباً کس طبقہ نے حقوق نسواں کی حفاظت کی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس میدان میں بھی اسلام بازی لے گیا ہے۔

اسلام سے قبل عورت کی کیا حالت تھی؟ قرآن مجید نے ان الفاظ میں اس وقت کا نقشہ پیش کیا ہے:۔

اِذَا بُشِّرَ احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسودا وھو کظیم۔ یتوارٰی مِنَ القوم مِن سُوْءِ ما بشر بہ ایُمسکہٗ علیٰ ھُوْنٍ ام یدسّہ فی التراب۔ الا ساء ما یحکمون۔ یعنے جب ان میں سے کسی کو ولادت دختر کی خبر دیجائے تو وہ غصہ سے بھر جاتا ہے۔ اور مارے شرم کے زاویہ خمول اختیار کر لیتا ہے۔ وہ سوچتا ہے۔ آیا میں بیٹی کو زندہ رہنے دوں اور یہ ذلت برداشت کروں یا اسے زندہ درگور کر کے از سرِ نو سُرخروئی حاصل کروں۔ آہ! وہ برائی کی ٹھان لیتا اور نوزائیدہ بچی کو زندہ درگور کر دیتا ہے۔

اسلام نے اگر عربوں کی کایا پلٹ دی اور صنف نازک کو ذلت سے نکالکر اسے فقید المثال عزت کا وارث بنایا۔

عورت بحیثیت بیٹی:۔ وہ بیٹی جسکی پیدائش نحوست خیال کی جاتی تھی۔ اسکے متعلق فرمایا:۔ "یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور"۔ وہ جسے چاہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکے۔ بیٹی کو بھی ہبت الٰہی قرار دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلعم نے اپنی دختر نیک اختر کے متعلق فرمایا:۔ "الا انّ فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا فقد اغضبنی"۔ خبردار فاطمہؓ میرے وجود کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کا ناراض کرنا میرا ناراض کرنا ہے۔

عورت بحیثیت ماں:۔ وہ ماں جو اقوام عرب میں مال مویشی کیطرح ترکے میں بانٹی جاتی تھی۔ اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "الجنّۃ تحت اقدام الامھات"۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

ماں باپ سے نیک سلوک کرو۔ اگر تمہاری زندگی میں اُن میں سے کوئی ایک یا دو توں بوڑھے ہو جائیں۔ تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ جھڑکو۔ اور انہیں کریمانہ بات کہو بطور رحمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے لئے عاجزی کیساتھ اپنے بازو جھکا دو۔ اور دعا کرو۔ اے خدا میرے والدین پر رحم کیجو۔ جس طرح کہ انہوں نے جب میں بچہ تھا میری پرورش کی ہے۔

عورت بحیثیت بیوی:۔ وہ بیوی جو درندہ خصلت عربوں کی ستم رانیوں کا تختۂ مشق تھی اسکے متعلق ارشاد ہوا:۔ "ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف" جو حقوق بیوی پر مرد کے ہیں بعینہٖ وہی حقوق مرد پر بیوی کے ہیں۔ اور حضرت مخبر صادق نے فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی سے نیک سلوک کرتا ہے۔

الاسلام

خالق فطرت کا مذہب

دنیا میں مذاہب تو بہت سے ہیں اور سب اپنے سچے ہونیکا دعویٰ رکھتے ہیں پھر ہم کسے سچا مانیں اور سچے مذہب کے پہچاننے کا معیار تجویز کریں۔ سچا مذہب وہ ہو سکتا ہے جو ایسی تعلیم پیش کرے جو مشاہدہ صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ آخر اس دنیا کا خالق تو خدا ہے اور جو مذہب ہو گا۔ وہ اسی خدا کیطرف سے ہو گا پس کیونکر ممکن ہے کہ خدا کا فعل یعنے یہ دنیا تو کچھ اور کہتی ہو اور اس کا قول کچھ اور ہی بتاتا ہو۔ ضرور ہے کہ دونوں متفق ہوں۔ خدا کا فعل تو یہ دنیا کا کارخانہ ہے اور قول ہر ایک مذہب والا کہتا ہے ہماری کتاب ہے پس جو بات فعل الٰہی کے خلاف ہو وہ غلط ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔

آؤ اب اس معیار پر سب مذاہب کو پرکھیں۔ مسیحی کہتے ہیں کہ تین ایک اور ایک تین ہیں۔ خدا تین ہیں مگر تین نہ کہو ایک ہی ہے۔ اب ہم خدا کے فعل کو دیکھتے ہیں تو کوئی تین چیزیں ہمیں ایسی نظر نہیں آتیں جو تین ہوں اور پھر ایک بھی ہوں۔ اگر کسی جگہ تین چیزیں رکھیں تو وہاں تین ہی نظر آتی ہیں ایک نہیں۔ اور اگر ایک رکھیں تو لاکھ آنکھیں پھاڑیں وہ تین نہیں نظر آتیں۔ پھر تین ایک اور ایک تین کس طرح ہو سکتے ہیں۔ یہ مذہب خدا کے فعل کے خلاف ہے۔

ہندوستان میں دوسرا شوری مذہب آریہ مذہب ہے اسکا دعویٰ ہے کہ خدا روحوں اور اجسام کا خالق نہیں۔ اور چونکہ یہ ایک عقلی مسئلہ ہے اسلئے مجھے مان لینا چاہیئے۔ اور باقی سب مذاہب کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ بہت اچھا۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ خدا کیوں نہیں خالق؟ اسکا جواب یہ ہے کہ چونکہ ہم کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اسلئے خدا بھی نہیں کر سکتا اور یہ ایک نہایت صاف مسئلہ ہے اسلئے آپ آریہ ہو جائیں۔

کیوں صاحب اب ہمیں آریہ ہونیکی کیا ضرورت ہے آپنے تو خود ہی مذاہب کا استیصال کر دیا جب خدا ہمارا خالق نہیں ہم آپ ہی بنے ہیں تو خدا کا کیا حق ہے (نعوذ باللہ) کہ وہ ہم پر حکومت کرے آخر وہ ہمارا بادشاہ کسطرح بنگیا اور ہم اسکی عبادت خواہ مخواہ کیوں کریں۔ آپنے تو اس مسئلہ کے بتانے سے مذاہب کے پیچ سے ہی چھڑا دیا۔

آریہ۔ نہ صاحب ایسا نہ کیجئے آریہ بنے بغیر نجات نہیں۔

طالب حق۔ آریہ مذہب خدا کیطرف سے نہیں کیونکہ اس دنیا کے خالق نے تو ہماری فطرت ہی ایسی بنا دی ہے کہ بغیر کسی کا حق ثابت ہوئے ہم اسکی اطاعت نہیں کر سکتے پس اگر آریہ مذہب خدا کیطرف سے ہے تو وہ کیوں ہم سے وہ بات منواتا ہے جو ہماری فطرت کے خلاف ہے آپ ہی تو ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ تم آپ ہی آپ ہو۔ تمہارا کوئی خالق نہیں اور پھر کہا جاتا ہے۔ پرمیشور کی اطاعت کرو۔ آخر کیوں؟

چونکہ یہی اسوقت ہندوستان میں مشہور مذہب ہیں اسلئے انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے اسلام ان دونوں کے خلاف ہمیں یہ بتاتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ایک ہی ہے اور زمین ایک اور ایک بین غلط ہے اور خدا تعالیٰ زبردستی دُنیا پر حکومت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ سب اشیاء کا خالق ہے۔ رب ہے رحمٰن ہے رحیم ہے اگر وہ ایک دم حکومت نہ کرے تو سب کارخانہ عالم درہم برہم ہو جائے۔ مذہب اسلام کوئی بات ہمیں نہیں بتاتا جو عقل کے خلاف ہو بلکہ وہ عقل کی رہنمائی کرتا ہے بس یہی مذہب سچا ہے۔

خصوصیّات اسلام

اوّل:۔ قانون قدرت خدا کا فعل اور الہامی کتاب اسکا قول ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں مطابقت ہونی چاہیئے اور یہ اسلام ہی کی خوبی ہے کہ ہمیں خدا کا قول اور فعل دونو مطابق ہیں۔

دوئم:۔ دوسری خصوصیت اسلام کی یہ ہے کہ ہمیں ہر زمانہ میں ایسے لوگ مبعوث ہوتے رہینگے جو خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرینگے اور اسلام کی محافظت پر مامور ہونگے جیساکہ رسول مقبول نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

سوئم:۔ تیسری خصوصیت اسکی الہامی کتاب کا بےنظیر ہونا ہے قرآن مجید کے علاوہ ژندوستا۔ وید۔ توریت کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ ایک بےنظیر کلام ہیں۔ قرآن مجید کا ہی دعویٰ ہے کہ وہ اپنے کلام میں بےنظیر ہے۔

چہارم:۔ اسلام کی مذہبی زبان زندہ ہے۔ باقی تمام مذہبی زبانیں مردہ ہو چکی ہیں۔ ژندوستا کی زبان پہلوی۔ وید کی زبان سنسکرت اور توریت کی زبان عبرانی۔ آج دنیا میں رائج نہیں۔ مگر اسلام کی مذہبی زبان عربی ایک کثیر حصہ زمین پر بولی جاتی ہے۔

پنجم:۔ پانچویں خصوصیت خود سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بابرکت وجود ہے آپ تمام لوگوں کے لئے اُسوہ حسنہ اور کان خلقہ القرآن کے مصداق ہیں۔ گویا اسلام کی تعلیم کا ایک کامل اور عملی نمونہ حضرت رسول مقبول کا مقدس وجود ہے۔

ششم:۔ اسلام تمام قوموں، ملکوں اور زبانوں کیلئے ہے کسی خاص ملک یا قوم یا زمانہ کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ جیساکہ فرمایا۔ یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ اور حدیث نبوی میں ہے:۔
کان النبیّ یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ۔

ہفتم:۔ بانئے اسلام حضرت رسول مقبول صلعم کی قوت قدسیہ بےنظیر ہے اسی قوت قدسیہ کا ہی اثر تھا کہ ایک قلیل عرصہ میں ایک بُت پرست مُشرک، شرابخور، اور تمام عیوب میں ڈوبی ہوئی قوم کو موحد اور باخلاق بنا دیا۔ اور ان کی جہالت کو دور کرکے ایک پاکیزہ اور جاودانی حیات سے انہیں متمتع کیا۔

ہشتم:۔ اسلام سے کامل عرفان الہٰی پیدا ہوتا ہے۔ اور مذہب کی اصل غرض یہی ہوتی ہے جسکو یہ پورا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ صفات اور افعال کو کما حقہٗ بیان کرتا ہے اور تمام نقائص کو خدا سے دُور کرتا ہے جیساکہ فرمایا۔ ایّاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ

نہم:۔ اسلام انسان کو بےنظیر روحانی ترقی عطاء کرتا ہے اور باقی مذاہب کیطرح اُخروی وعدوں اور باطنی نشانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ اپنی اُخروی نعمتوں کی تصدیق دنیاوی نعمتوں سے کرتا ہے۔ جیساکہ عربوں کو دُنیا میں ہی پستی سے نکالکر اعلیٰ اور ارفع کردیا۔

دہم:۔ اسلام نے عورت کی حیثیت کو قائم کیا اور اسکو وہ حقوق دیئے جو اور کسی مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ اسکو پستی اور ذلت کی حالت سے نکالکر مردوں کے دوش بدوش کھڑا کیا۔ اور انعامات اُخروی میں جیسا مردوں کو حصہ دینے کا وعدہ فرمایا ویسا ہی عورتوں کیلئے بھی وعدہ فرمایا۔ "وتلک عشرۃ کاملۃ"

(خاکسار محمد عبداللہ مولوی فاضل "جامعہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو

ماہ مارچ کے رسالے میں نہایت جامع مفید علمی۔ تبلیغی۔ مضامین درج ہیں +
قیمت فی پرچہ ۴ر ایک روپیہ کے پانچ +

(منیجر)

مصباح خواتین احمدیہ کا تبلیغی نمبر

یہ نمبر زائد تعداد میں چھاپا گیا ہے۔ آپ زیادہ سے
زیادہ منگوا کر اپنے حلقے میں تقسیم کریں +
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱٫۱)
ایک روپیہ کے تیرہ ۱۳ +

منیجر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا +